اسپیکر بیچنے کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اسپیکر بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ میری دکان پر بلوٹوتھ والے اور کارڈ والے ہر طرح کے اسپیکر موجود ہیں تو کیا انہیں بیچنا درست ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسپیکر بیچنا جائز ہے کہ اسپیکر کے جائز و ناجائز دونوں استعمالات ہیں، خریدنے والا مختار ہے، یہ اب اس پر ہے کہ وہ اس کو کس طور پر استعمال کرتا ہے، وہ اگر اسے ناجائز طور پر استعمال کرے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہ اُٹھائے گی۔ (پارہ 22، سورۃ فاطر، آیت نمبر 18)

مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت مفسر قرآن مفتی محمد قاسم عطاری دامت برکاتہم العالیہ تحریر فرماتے ہیں:

"آیت کے اس حصے کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اُس نے کیے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد 8، صفحہ 190، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

ردالمحتار میں ہے "لا يكره بيع الجارية المغنية والكبش النطوح والديك المقاتل والحمامة الطيارة؛ لأنه ليس عينها منكرا وإنما المنكر في استعمالها المحظور. اهـ" ترجمہ: گانا گانے والی باندی، سینگ مارنے والے مینڈھے، لڑائی والے مرغ اور اڑنے والے کبوتر کی بیع مکروہ نہیں، کیونکہ ان کا عین منکر

(معصیت) نہیں بلکہ ان کا ممنوع کاموں میں استعمال منکر (معصیت) ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد4، صفحہ268، دار الفکر، بیروت)

وقار الفتاوی میں ریڈیو، ٹی وی وغیرہ کو مرمت کرنے کے متعلق سوال کے جواب میں فرمایا: "یہ سب مشینی آلات کے قبیل (قسم) سے ہیں۔ ان کے جائز و ناجائز ہونے کا حکم فی نفسہ ان پر نہیں، بلکہ ان کے استعمال پر ہوتا ہے۔ ان کا جیسا استعمال ہو گا ویسا ہی حکم ہو گا۔ لہذا ان کی مرمت کر کے روزی کمانا جائز ہے۔" (وقار الفتاوی، ج01، ص218، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3963

تاریخ اجراء: 01 محرم الحرام 1447ھ/27 جون 2025ء